بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. NO. L.5254

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۷ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۷ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ

نخلہ ۵ اگست ۱۹۶۲ء بوقت صبح
پرسوں حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ لیکن کل پھر طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی ۔ دن بھر بے چینی کی تکلیف رہی اور سر میں درد اور حرارت بھی رہی رات نیند ٹھیک آگئی ۔ اِس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ہفتہ شجرکاری

۳ اگست تا ۹ اگست

محکمہ جنگلات مغربی پاکستان کی طرف سے شجرکاری ۳ سے ۹ اگست تک ہفتہ منایا جارہا ہے ۔ اس کو کامیاب بنانے میں مجلس انصار اللہ کا ہر رکن ہر ممکن سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہو ۔ اس دوران میں لگائے جانے والے پودوں کی تعداد سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو اطلاع دی جائے۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ربوہ کا موسم

ربوہ ۶ اگست ۔ عرصہ سے بارش نہ ہونے کے باعث موسم بدستور گرم ہے اور گاہے گاہے حبس بھی ہوجاتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جذبات اور گناہ سے رہائی پانے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے

جب خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہوجاتے ہیں

”جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے ۔ جب رب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہوجاتے ہیں ۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں تو پھر خوفِ الٰہی کا اثر کیونکر نہ ہو چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں ۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو انہیں میں سے نکل کر چلے گئے ۔ لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں ۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ خوفِ الٰہی دل پر غالب رہے جب تک انسان طولِ امل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کرلے تب تک اس سے غفلت دور نہیں ہوتی ۔ چاہیئے کہ انسان دعا کرتا رہے یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے نور نازل کردے ۔ جوئندہ یابندہ“

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ۲۳ اگست کو کھل رہا ہے

گھٹیالیاں ہائر سیکنڈری سکول ضلع سیالکوٹ کے اساتذہ اور طلباء کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ کالج ۲۳ اگست ۱۹۶۲ء کو صبح ۷ بجے کھل جائے گا ۔ انشاء اللہ العزیز ۔ اساتذہ کرام براہ کرم ۲۲ اگست کو حاضر ہوجائیں تاکہ میٹرک کی سپیشل کلاس کا علیحدہ ٹائم ٹیبل بنایا جاسکے ۔ تمام طلباء کے لئے وقت پر حاضر ہونا نہایت ضروری ہے۔

(پرنسپل)

میٹرک کی اضافی جماعت ۴ اگست سے شروع ہوچکی ہے

میٹرک کی اضافی جماعت کی پڑھائی ۴ اگست ۱۹۶۲ء سے شروع ہوچکی ہے ۔ جو طلباء ابھی تک نہیں پہنچے فوراً حاضر ہوجائیں ۔۔۔ نیز موجودہ دسویں جماعت کی پڑھائی ۱۵ اگست سے شروع ہورہی ہے ۔ طلباء مطلع رہیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تمام کلاسز میں نیا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہوگا کالج میں مندرجہ ذیل مضامین میں تدریس کا نہایت عمدہ انتظام ہے

ایم ۔ اے : عربی

بی ۔ ایس سی (آنرز) فزکس ۔ کیمسٹری ۔ ریاضی

بی ۔ ایس سی (پاس کورس) فزکس کیمسٹری ۔ ریاضی اے ۔ ریاضی بی ۔ ریاضی جنرل شماریات ۔ باٹنی ۔ زوالوجی

بی ۔ اے (آنرز) تاریخ ۔ سیاسیات ۔ اقتصادیات ۔ عربی

بی ۔ اے (پاس کورس) انگریزی ۔ عربی ۔ فارسی ۔ اردو ۔ اسلامیات ۔ اقتصادیات سیاسیات ۔ ریاضی اے ۔ ریاضی بی ۔ ریاضی جنرل ۔ فلسفہ ۔ تاریخ ۔ نفسیات

ایف ۔ ایس سی (میڈیکل گروپ) پری انجنیئرنگ گروپ ۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر ۔ اے ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ؍ اگست ۶۲ء

اہلِ علم حضرات کیا چاہتے ہیں؟

(۲)

اب طلوع اسلام کا اپنا فیصلہ بھی سُن لیجئے:۔

"یہ ہے اس مسئلہ کی اہمیت۔ سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ کا حل کیا ہے اور ملک کس طرح اس ہولناک خطرہ سے بچ سکتا ہے؟ آپ جتنی بار جی چاہے اس مسئلہ پر غور کیجئے اور جس زاویۂ نگاہ سے مناسب سمجھئے اس کی طرف دیکھئے آپ کو اس مشکل در مشکل مسئلہ کا حل اس کے سوا کوئی اور نظر نہیں آئے گا جسکی طرف طلوع اسلام روز اول سے دعوت دیتا چلا آرہا ہے۔ وہ حل یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں بنے گا جو "اسلام" کے خلاف ہو متعین طور پر کسی کتاب کا نام لیجئے اور یہ کہیئے کہ ملک میں کوئی قانون اس کتاب کے خلاف نہیں بنے گا۔

..... اب سوال یہ سامنے آتا ہے کہ وہ کتاب کونسی ہے جو کسی ایک فرقہ کے نزدیک نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک متفقہ طور پر "اسلامی" ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا ایک اور صرف ایک جواب ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ وہ کتاب، کتاب اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں فقہ کی کتابیں ہر فرقہ کی الگ الگ ہیں۔ سنت کی کتابیں ہر گروہ کی جداگانہ ہیں لیکن یہ خصوصیت صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ وہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک مسلّمہ اور متفقہ طور پر کتاب اللہ ہے"

(ماہنامہ طلوع اسلام اگست ۶۲ء صفحہ ۹)

پھر طلوع اسلام لکھتا ہے:۔

"کہا یہ جاتا ہے کہ خود قرآن کریم سے بھی کسی متفق علیہ فیصلہ پر نہیں پہنچا جا سکتا کیونکہ اس کی تعبیرات میں اختلاف ہے اس ضمن میں سب سے پہلے اسے پیش نظر رکھئے کہ مقدم سوال متن (TEXT) کا ہے۔ تعبیرات کا سوال بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ قرآن کا متن سب کے نزدیک متفق علیہ ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کتاب کی یہ پوزیشن نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جس کتاب کا متن متفق علیہ ہو اور اس کا دعویٰ یہ ہو کہ میرے اندر کوئی اختلافی بات نہیں۔ بلکہ میں دنیا کے اختلافات مٹانے کیلئے آئی ہوں تو اس کی تعبیرات میں اختلاف ہماری کسی غلطی کی وجہ سے ہو گا۔ یہ اس کتاب کا داخلی نقص نہیں ہو گا۔ اس غلطی کو رفع کر دیا جائے تو تعبیرات کا اختلاف خود بخود دور ہو جائے گا۔ تعبیرات کے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے معتقدات اور مسلک کو اوپر رکھتا ہے اور ان کے تابع قرآن کا مفہوم متعین کرتا ہے۔ عام عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کی وہی تفسیر و تعبیر درست ہے جو احادیث میں آئی ہے۔ اور احادیث ہر فرقہ کی الگ الگ ہیں اس لئے ہر فرقہ کی قرآن کی تعبیر بھی الگ الگ ہے پھر یہ بھی عقیدہ ہے کہ حدیث، قرآن کو منسوخ کر سکتی ہے۔ دوسری طرف اہلِ فقہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن کی جو آیت ان کے کسی امام کے قول سے ٹکرائے یا تو اس آیت کی ایسی تاویل کی جائے جس سے وہ اس قول کے مطابق ہو جائے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس آیت کو منسوخ سمجھا جائے۔ آپ سوچیئے کہ ان حالات میں قرآن کی تعبیرات میں اختلاف نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا؟ قرآن کو سب سے اوپر رکھئے اور ہر خارج از قرآن چیز کو اس کے تابع۔ پھر دیکھئے کہ قرآن کریم کا یہ دعوےٰ کس قدر حقیقت بن کر سامنے آجاتا ہے کہ اس میں کوئی اختلافی بات نہیں"

(ماہنامہ طلوع اسلام اگست ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۰)

ان حوالہ جات سے آپ پر ثابت ہو گیا ہو گا کہ جو اتحاد نظر و عمل آج مسلمانوں کو درکار ہے۔ بالکم از کم جس کی ان مصلحین کہلانے والے لوگوں کو خواہش ہے وہ نہ تو فقہ، سنت اور حدیث کی بناء پر فرقہ بندی کی وجہ سے ہو سکتا ہے اور نہ قرآن کریم کی مختلف تعبیرات کی وجہ سے ظہور پذیر ہو سکتا ہے اور آخر طلوع اسلام کے کار پرداز کو یہ کہنا پڑا ہے کہ

"اگر اس کے باوجود کسی کو اصرار ہے کہ قرآن کی رو سے بھی مسلمانوں کے لئے متفق علیہ ضابطہ قوانین مرتب نہیں ہو سکتا تو پھر اسلامی مملکت اور اسلامی قوانین کا خیال چھوڑ دیئے وغیرہ وغیرہ"

یہ مایوسانہ گفتگو کیوں ہے؟ اس لئے کہ یہ لوگ قرآن و سنت کا مطالعہ تو کرتے ہیں مگر کبھی انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ وہ جس نے قرآن نازل کیا ہے اور وہ جس نے اپنے رسول بھیجے ہیں اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا اور قیامت تک کے لئے اسوہ حسنہ بنایا ہے اس نے قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ کی حفاظت کا ضرور کوئی نہ کوئی بند و بست بھی کیا ہو گا۔

ہم دنیا کے معاملات میں دیکھتے ہیں کہ حکومتیں جو قوانین بناتی ہیں انکے نفاذ اور حفاظت کے لئے بند و بست بھی کرتی ہیں۔ اگر وہ قوانین بنا کر چپ ہو رہیں تو وہ قوانین ملک میں کس طرح رائج ہو سکتے ہیں اور ان سے ملک کے نظم و نسق کے قیام میں کس طرح مدد مل سکتی ہے؟ چنانچہ اسی طرح خود اللہ تعالیٰ نے اپنے "ذکر" کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے ذکر اتارا ہے اور ہمیں اس کے حافظ ہیں۔ اب دیکھئے یہ کتنی صاف بات ہے؟ مگر نہ اہلِ حدیث و سنت اور نہ یہ اہلِ قرآن اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی طرف دھیان دیتے ہیں اور بطور خود ایک دوسرے سے متضاد تصورات نظر و عمل پیش کر کے باہم دست و گریباں ہیں۔ کوئی کہتا ہے دین سیاست ہی سیاست ہے۔ کوئی کہتا ہے نظام ربوبیت ہی اسلام ہے وغیرہ وغیرہ۔ الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ کوئی کہتا ہے صرف قرآن کریم لو۔ کوئی کہتا ہے سنت کے بغیر قرآن کریم سمجھنا محال ہے کوئی کہتا ہے چہار گانہ اماموں کے بغیر سنت و قرآن کریم کا اتباع ناممکن ہے۔ اور فقہ کو بھی ناگزیر سمجھتا ہے۔ مگر یہ کوئی نہیں سوچتا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے حالات کے لئے جو موجود ہیں کچھ نہ کچھ بند و بست کیا ہو گا۔ اور اس بات پر غور نہیں کرتا ہے کہ قرآن کریم کی جب لفظی حفاظت کی گئی ہے اور سنت رسول اللہ کا جو سلسلہ تواتر قائم کیا گیا ہے اور احادیث کو جو جمع کیا گیا ہے اور عظیم شخصیتیں فقیہہ کہلانے والی جنہوں نے سنت و قرآن پر تدبر کر کے مسائل کی باریکیاں معلوم کی ہیں یہ تمام کام امت نے بے فائدہ سرانجام نہیں دئے نہ مسلمانوں میں جھگڑے برپا کرنے کیلئے ظہور پذیر ہوتے ہیں بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق سرانجام پائے ہیں۔

اور جہاں اللہ تعالیٰ نے عقل کی روشنی انسان کو عطا کی ہے جس کی مدد سے علمائے اسلام نے حل مسائل کرنے کی کوشش کی ہے وہاں اس نے اس الجھاؤ کو جو مختلف قیاسات کی وجہ سے پیدا ہوتے ضروری ہیں سلجھانے کا بھی کوئی بند و بست کیا ہو گا۔ تاکہ دین کا دھارا ہر زمانہ میں چلتا رہے اور عقل نے جو ادھر ادھر پگڈنڈیاں نکالی ہیں ان سے بچتے ہوئے انسان منزل مقصود کو حاصل کر سکے وہ غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صراط مستقیم پر ضرور روشنی کے مینار قائم کئے ہوں گے جو عقل کو گمراہی سے بچا کر منزل کی طرف اس کی راہنمائی کر سکے اور اپنا وعدہ حفاظت ذکر کو پورا کرے۔

قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی واضح پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ امت پر ایسا آنیوالا ہے جیسا کہ آج کل کا زمانہ ہے جب بھانت بھانت کے مصلحین اپنے اپنے نظریات اور قیاسات کی بناء پر باہم دست و گریباں ہوں گے۔ اس وقت ایک انسان "حکم و عدل" بن کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر کھڑا ہو گا جس کو ابن مریم کی خو بو دی جائے گی۔ اور جو امتِ محمدیہ میں سے ہونے کی وجہ سے الامام المہدی بھی کہلائے گا جو ان تمام پگڈنڈیوں سے ہٹا کر صراط مستقیم کی طرف لائے گا جو نام نہاد مصلحین نے اپنے اپنے قیاسات اور اپنے اپنے تصورات کے مطابق نکال رکھی ہوں گی۔ حدیث میں تو کھل کر بتایا گیا ہے کہ تجدید دین کے لئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد دین مبعوث کرے گا۔ مگر لوگوں نے نہ تو قرآن کریم کے وعدہ کی پرواہ کی اور نہ احادیث کے واضح الفاظ کو سمجھا اور خود ہی حکم و عدل بننے لگے اور بغیر کسی سند کے فتوے دینے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں انتشار تصور اور پراگندگی عمل پھیلتی چلی گئی یہاں تک کہ ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا کہ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر
دنیا نے اس کو قبول نہ کیا

کیا ہے؟

یہ گلستانِ رنگ و بو کیا ہے
غایتِ قوّتِ نمو کیا ہے

اِس صنم خانۂ عناصر میں
رُوحِ انساں کو جستجو کیا ہے

کون نظروں سے چھپ کے بیٹھا ہے
حق و باطل کی گفتگو کیا ہے

کیا ہے مقصودِ گریۂ شبنم
چشمِ نرگس کی آرزو کیا ہے

عشق کیا ہے فریبِ حُسن ہے کیا
یہ تماشائے ما و تُو کیا ہے؟

(سعید احمد اعجاز)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

عیسائی لیڈروں کی طرف سے افریقہ میں عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی پیش قدمی کا

برملا اعتراف

از مکرم بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

"اسلام ہی صرف ایک بہت بڑا مذہب ہے جو عیسائیت کے بعد معرضِ وجود میں آیا ہی وہ ایک مذہب ہے۔ جو عیسائیت کی صداقتوں کا کلی طور پر منکر ہے یہی وہ ایک مذہب ہے جو اس بات کا مدعی ہے کہ وہ عیسائیت کی تکمیل اس پر سبقت لے جانے اور اس کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے ماضی میں عیسائیت کو تن تنہا شکست دی ہے۔ ہاں یہی وہ ایک مذہب ہے۔ جو دنیا کے بعض حصوں میں نہ صرف عیسائیت پر بازی لے جا رہا ہے۔ بلکہ وقت آنے سے پہلے ہی مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

(ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ جون ۱۹۶۲ء)

برّاعظم افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان ایک آخری اور فیصلہ کن جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اب جبکہ افریقی ممالک استعماریت کے پنجہ سے آزادی حاصل کر کے خودمختار مملکتیں بن چکی ہیں۔ اس سیاسی تبدیلی کی بناء پر جو غیر متوقع طور پر ظہور میں آئی عیسائیت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اس امر کا اعتراف چرچ کے لیڈر متعدد بار کر چکے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایک عیسائی مقالہ نگار

J. oswald Sanders

عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی پیش قدمی کا ذکر کرتے ہوئے ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ جون ۱۹۶۲ء کے ایشو میں رقمطراز ہے:۔

"ٹمپل گارڈنیر کا اسلام کے متعلق وہ بیان جو انہوں نے آج سے ۵۰ سال قبل دیا تھا وہ آج حقیقت بن چکا ہے۔ آئے دن اسلام عیسائیت کے لئے ایک زبردست چیلنج ثابت ہو رہا ہے۔"

اس کے بعد مقالہ نگار ٹمپل گارڈنیر کا اصل حوالہ درج کرتا ہے کہ

"اسلام ہی صرف ایک بہت بڑا مذہب ہے جو عیسائیت کے بعد معرضِ وجود میں آیا یہی وہ ایک مذہب ہے جو مذہب کی صداقتوں کا کلی طور پر منکر ہے۔ یہی وہ ایک مذہب ہے جو اس بات کا مدعی ہے کہ وہ عیسائیت کی تکمیل' اس پر سبقت لے جانے اور اس کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے ماضی میں عیسائیت کو تن تنہا شکست دی ہے۔ ہاں یہی وہ ایک مذہب ہے، جو دنیا کے بعض حصوں میں نہ صرف عیسائیت پر بازی لے جا رہا ہے بلکہ وقت آنے سے پہلے ہی مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

(ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ جون ۱۹۶۲ء)

برّاعظم افریقہ کے دور دراز علاقوں میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ روحانی انقلاب پیدا کرنے والے جماعت احمدیہ کے ہی مبلغین ہیں جو کم و بیش گزشتہ نصف صدی سے عیسائیت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ جماعت کے مبلغین کو ان کی مسلسل جدوجہد اور بے لوث خدمات کی وجہ سے جو کامیابی نصیب ہوئی ہے اسے دیکھ کر مسلمانوں کے بعض دوسرے فرقوں میں بھی اسلام کی تبلیغ کا جوش پیدا ہوا ہے۔ وہ آئے اور ان علاقوں میں چند روزہ قیام کے بعد واپس اپنے وطنوں کو چلے گئے اور اپنے پیچھے جو انہوں نے ناخوشگوار اثر چھوڑا ہے اس کی یاد یہاں کے مسلمانوں میں تا زیست قائم رہے گی۔ وہ آئے تھے افریقن مسلمانوں کو کلمہ پڑھانے جس کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ وہ پہلے ہی کلمہ گو تھے۔ ضرورت تھی تو اس بات کی کہ عیسائیت کے حملوں کا پُر زور دلائل سے مقابلہ کیا جاتا۔ اس میدان میں وہ نابلد محض تھے۔ عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے انہیں ان ہتھیاروں کی ضرورت تھی جس سے احمدیہ مبلغین لیس ہیں ان ہتھیاروں کا استعمال بالفاظ دیگر احمدیت ہی کی فتح تھی

اس لئے انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہاں کے افریقن باشندوں نے بھی عیسائیت کی یلغار کی روک تھام کے لئے اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کی غرض سے اسلامی ممالک خصوصاً جامعہ ازہر بھجوایا۔ طالب علم تعلیم سے فراغت پانے کے بعد جب وہ اپنے وطنوں کو واپس لوٹے تو وہاں کے مقامی باشندوں کی حیرانگی کی حد نہ رہی۔ جبکہ جامعہ ازہر بھی ان کی تشنگی کو بجھا نہ سکا۔ چنانچہ مغربی افریقہ سے ایک دوست نے خط لکھا ہے جو مجلہ الازہر کے ایشو جنوری ۱۹۶۲ء میں "ماذا يراد بالاسلام في افريقيا" کے زیرعنوان شائع ہوا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"ان كثيرا من ابناء جمهورية "تشاد" الاسلامية نزح الى البلاد الشرقية ليتلقى العلوم الدينية في معاهدها لاسيما الازهر الشريف ولكن هؤلاء اذا ما عادوا الى ارضهم الام يسكون مصيرهم الشارع فهم لا يمكنون من نشر الاسلام حتى في مساقط رؤوسهم ولا يلحقون بوظائف الدولة لانهم لم يتلقوا الثقافة الاوربية وهي شرط ضروري يريد ان يلتحق بوظيفة وهم اذ ذالك اما ان يعودوا من حيث اتوا ليقطعوا مراحل حياتهم مهاجرين غرباء واما ان يكدحوا في الارض ان كان في اعناقهم أسر ايتحتم عليهم ان يعولوها."

ترجمہ۔ جمہوریہ چاڈ (CHAD) جو ایک اسلامی مملکت ہے وہاں سے بکثرت طلباء علوم دینیہ کے حصول کی غرض سے مشرقی ممالک کی دینی درسگاہوں خصوصاً ازہر شریف میں جاتے ہیں۔ حصولِ تعلیم کے بعد جب وہ اپنے مادرِ وطن کو واپس لوٹتے ہیں تو ان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ گلیوں میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ کیونکہ جن علاقوں میں وہ پیدا ہوئے تھے۔ ان میں بھی اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی حکومت میں ان کو کوئی ملازمت مل سکتی ہے۔ کیونکہ ملازمت کے لئے مغربی تعلیم کا جاننا ضروری ہے جس سے وہ کلیتہً عاری ہوتے ہیں۔ اب ان کے لئے سوائے اس بات کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ جہاں سے آئے تھے وہیں لوٹ جائیں۔ تاکہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ مراحل مہاجر و مسافر بن کر طے کریں۔ یا پھر محنت مشقت سے کام کر کے اپنے اہل و عیال کا پیٹ پالیں۔

جمہوریہ چاڈ نے اگست ۱۹۶۰ء میں فرانس سے آزادی حاصل کی۔ یہ ایک چھوٹی سی اسلامی مملکت ہے جس کی آبادی ۲۵ لاکھ کے قریب ہے جس میں سے ۹۰ فیصدی آبادی مسلمان ہے۔ اور بقیہ آبادی مسیحی اور بت پرست اقوام پر مشتمل ہے۔ خاکسار کو بھی ۱۹۶۲ء میں اس کے موجودہ دارالحکومت فورٹ لامی میں دس روز قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس وقت فرانسیسی حکومت تھی۔ فرانس نے اپنے ۵۵ سالہ عہد اقتدار میں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے اور مسیحیت کو فروغ دینے کے لئے جو کوششیں کیں وہ تاریخ کا ایک سیاہ ورق ہے۔ عربی جو مسلمانوں کی دینی زبان تھی۔ درسگاہوں میں اس کی تعلیم ممنوع قرار دی گئی۔ عربی اخبارات جن کی تعداد کم و بیش ۱۵۰ تھی۔ پانچ سال کے عرصہ میں بند کر دئے گئے۔ عربی کی جگہ فرانسیسی زبان کو فروغ دیا جانے لگا ۱۹۲۲ء میں فرانسیسی حکومت نے مسلمانوں کو دینی کالج جاری کرنے کی اجازت دی۔ یہ ۱۹۵۲ء میں واپس لے لی گئی۔ اور کالج بند کر دیا گیا۔

یہ دینی کالج چار سال بند رہنے کے بعد اب دوبارہ جاری کر دیا گیا ہے۔

جو قدیم عباسی وادی کا دار الحکومت ہے اور دوسری "شکیین" میں اور تیسری "فورٹ لامی" میں باوجود اس کے کہ اس ملک نے فرانس کی استعمار یت سے آزادی حاصل کرلی ہے اور اس کی ۹۰ فیصدی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے لیکن گورنر جنرل ایک عیسائی ہے مسلمانوں سے ٹیکس وصول کر کے اس کا نہایت ہی قلیل حصہ ائمہ مساجد پر خرچ کیا جاتا ہے اور باقی عیسائی گرجوں کو بطور امداد دیا جاتا ہے۔ قارئین یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ محکمہ اسلامیات کا ڈائریکٹر قانوناً عیسائی ہوگا یا پھر یہودی۔

مغربی افریقہ کے سابق فرانسیسی مقبوضات میں کافی جدوجہد کے بعد ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں تبلیغی مراکز قائم کرنے کی اجازت ملی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں متعدد سعید روحیں اسلام اور احمدیت کی نعمت سے متمتع ہوئی ہیں خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ علاقے جلد ہی غلامانِ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی غلامی کا جوا اپنی گردنوں میں ڈالنے پر فخر محسوس کریں گے۔

خاکسار ۱۹ر جون ۶۳ء کو دورہ سے روانہ ہوا راستہ میں جماعت کے تبلیغی مراکز بیروت، کانو، لیگس اکرا اور پانڈو کاسی دیکھنے کا اتفاق ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ دس سالوں میں جماعتوں نے مجموعی طور پر کافی ترقی کرلی ہے اور مغربی افریقہ میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے حال ہی میں وکالت تبشیر نے جو ڈاکٹر بھجوائے ہیں ان کی وجہ سے جماعت کی ساکھ میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔ کانو میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور لیگس میں کرنل ڈاکٹر سید یوسف شاہ صاحب نہایت ہی اخلاص اور تندہی سے اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں عوام کے ساتھ ان کا سلوک نہایت ہی ہمدردانہ اور مشفقانہ ہے خدا تعالیٰ ان ہر دو کو جزائے خیر دے اور ان کے کام میں برکت ڈالے آمین۔

لیگس میں خطبہ جمعہ پڑھانے کا موقعہ ملا۔ جس کا عنوان "اسلامی اخوت" تھا مسجد سے ریڈیو والوں نے ریلے کیا اکرا میں مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور ان کے رفقائے کار نے جو مختصر عرصہ قیام میں اہتمام فرمایا ان کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ سالٹ پانڈ میں استقبالیہ میں جماعت کو خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔ جس میں انہیں موجودہ دور میں جب کہ عیسائیت اور اسلام کی فیصلہ کن جنگ جاری ہے۔ زیادہ قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ کاسی میں سکنڈری سکول جس کے پرنسپل مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ہیں۔ دیکھنے کا موقعہ ملا مکرم صاحبزادہ صاحب نے باوجود مشکلات کے سکول کا نظام اور وقار قائم رکھا ہے جو قابل تعریف ہے۔ مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب اور سید محمد ہاشم صاحب بخاری اپنی عمر اور تجربہ کے لحاظ سے بہت کار آمد ثابت ہوتے ہیں سالٹ پانڈ میں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج کے ہمراہ جماعت کے ایسے مخلص اور پرانے کارکن جو اپنی کبنی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے تشریف نہ لاسکتے تھے ان کے گھروں پر جا کر ان سے ملاقات کی۔

۸ر جون کو فری ٹاؤن پہنچا اور اپنے کام کو چارج لیکر کام شروع کر دیا۔ سیرالیون جس نے گزشتہ سال آزادی حاصل کی ہے اپنے ہمسایہ ملکوں کی نسبت ابھی پیچھے ہے ہر چھوٹی بڑی چیز کے لئے بیرونی ممالک کا محتاج ہے۔ معدنی لحاظ سے یہ ملک بہت ہی زرخیز ہے۔ ہیروں کی تجارت اور لوہے کے ذخیروں پر اس کی اقتصادی حالت کا انحصار ہے۔

اس عرصہ میں ڈپٹی وزیر اعظم اور وزیر مواصلات اور چیف میڈیکل آفیسر اور محکمہ تعلیم کے افسران بالا اور مصری سفیر سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ مورخہ ۷ جولائی بروز جمعہ سیرالیون براڈکاسٹ سٹیشن سے اسلامی عبادات کے موضوع پر میری تقریر نشر ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر بر موقع جلسہ سالانہ جو انگریزی میں "اسلام ان افریقہ" کے نام سے شائع ہو چکی ہے مسلمان طبقہ میں بہت پسند کی جا رہی ہے۔ بعض مسلمانوں نے کافی تعداد میں اس کے نسخے خرید کر اپنی طرف سے مفت تقسیم کئے اور عیسائیت کی مسموم فضاء سے اپنی اولادوں کو بچانے کی خاطر اپنے بچوں کو جو ولایت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں بھجوائیں۔ بعض صاحب ثروت احباب نے عطیہ جات دئے تاکہ اس کتاب کی اس ملک میں زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے یہاں کے باشندے یہ تاثر لیتے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد مسلمان تھے لیکن نوآباد کار اور پادریوں کے مظالم کی بناء پر انہیں جبراً عیسائی بنایا گیا حتیٰ کہ مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے اسلامی ناموں کے ساتھ عیسائی ناموں کا اضافہ کریں۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد وہ مسلمان جو عیسائی پراپیگنڈا کا شکار تھے۔ عیسائیت سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ کتاب ختم ہو چکی ہے۔ مزید مطالبات موصول ہو رہے ہیں

افریقن کریسنٹ

جماعت کا اپنا پریس ہے۔ لیکن اچھا عملہ اور ٹائپ نہ ہونے کے باعث پریس سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اخبار کا ایک پرچہ نکلا ہے جو مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔

۱۔ یسوع مسیح زندہ نہیں ہے۔ شیخ محمد شلتوت شاہ جامع ازہر مصر کا بیان
۲۔ شراب نوشی اور طلاق۔
۳۔ ہلال اور صلیب کا مقابلہ افریقہ میں
۴۔ احمدیت کا پیغام
۵۔ احمدیہ مشنز کی چیدہ چیدہ خبریں

اخبار تھوڑی تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ مبلغین کی طرف سے مزید مطالبات آرہے ہیں۔ اس لئے آئندہ کا پرچہ زیادہ تعداد میں چھپوایا جائے گا۔

کبالہ کا دورہ

اس عرصہ میں دوسرے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد خاکسار ایک ہفتہ کے دورہ کے لئے مکبورکا۔ حکالی سینگی کی جماعتوں سے ہوتے ہوئے کبالہ پہنچا جہاں پر ایک روز قیام کیا اور وہاں کے چیف اور دوسرے بڑے بڑے سرداروں سے ملا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد اور حافظ بشیر الدین صاحب کے ساتھ نئی احمدی جماعتوں کو دیکھا اور موسایا میں گیا اور موسایا کے چیف سے ملاقات کی اور چیف کے ذریعہ وہاں پر ایک لیکچر دیا۔ جس میں جماعت کو بتایا کہ احمدیت کو مضبوطی سے پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح مدد کرے گا اور چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی

اس کے بعد سرکوبیا میں ایک رات قیام کیا یہ مقام سیرالیون کے انتہائی شمالی نقطہ پر ہے یہاں پر پہلے کوئی احمدی نہیں تھا مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ جماعت قائم ہو چکی ہے اس علاقہ میں عیسائی کافی زور لگا رہے ہیں آبادی طور پر مسلمان قبائل مینڈینگو اور فولہ پر مشتمل ہے اس مشن کے مولوی عبدالقدیر صاحب انچارج ہیں۔ چونکہ یہ نئی جماعتیں ہیں اس لئے ان کی تربیت کے لئے دو لوکل مبلغین جو کہ ان قبائل کی عادات اور زبان سے واقف ہیں یہاں بھجوائے گئے ہیں تاکہ وہ ان کی تربیت کر سکیں۔

کبالہ میں ہمارا ایک سکول بھی ہے ڈسٹرکٹ کونسل نے اس کی بلڈنگ گرانٹ منظور کر لی ہے۔ جس سے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول کی اپنی بلڈنگ بن جائے گی۔ مکرم عبدالقدیر صاحب اس علاقہ کی تعلیمی کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ احباب میرے لئے اور دیگر مبلغین کرام کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اعلان دار القضاء

محترم نوابزادہ محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ کی طرف سے ایک قضائی فیصلہ کے سلسلہ میں مکرم ماسٹر خیر الدین صاحب مرحوم آف پورن نگر سیالکوٹ کو ملنے والی رقم میں سے ایک معقول حصہ مکرم ماسٹر صاحب مرحوم کے ورثاء (مکرمی بشیر الدین احمد صاحب طاہر پسر اور دو دختران) کو دیا جا رہا ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔
(ناظم دار القضاء)

مومن اور بخل

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ مومن کبھی بھی بخل سے کام نہیں لیتا۔ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی نعمت حاصل ہو۔ اس کو وہ دوسروں تک پہنچانے میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔

احمدیت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے امن اور سلامتی کا پیغام ہے۔ اُسے دوسروں تک پہنچانے کا ایک طریق الفضل کی توسیع اشاعت بھی ہے

!اٹھئے اور ہمت کیجئے!

(منیجر الفضل)

موجودہ زمانہ میں خدمتِ دین کی اہمیت

(از مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور)

جس طرح خدمت دین کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی ضرورت ہر جہت سے ظاہر ہو تاکہ طبائع میں جوش و خروش اور ولولہ پیدا ہو اسی طرح خدمتِ دین کے لئے تعلیم و تربیت کو بہت اہمیت حاصل ہے جہاں قرآن مجید، حدیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا علم ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم نماز پنجگانہ باجماعت کے پابند ہوں۔ تلاوت قرآن مجید ذکر الٰہی اور جہاں تک ممکن ہو نماز تہجد کا التزام کرتے ہوں اسی طرح خدمت دین کی خواہش رکھنے والوں کے لئے موجودہ زمانہ کی مخصوص بیماریوں، تمباکو نوشی، سینما بینی وغیرہ اور فیشن زدہ زندگی سے منزا اور شعائر اسلامی کی پابندی بھی ضروری ہے

آج سے چودہ سو سال قبل ایک یتیم بے یار و مددگار اور امی وجود نے خدمتِ دین کا بیڑہ اٹھایا اسنے اپنے تئیں ایک زندگی میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا طرح طرح ذتیں پاتا مگر تبلیغ دین جاری رکھتا اور رات اس قدر گریہ و زاری کرتا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش بھی ہل جاتا اس نبی امی نبی اللہ کی خدمتِ دین اور نیم شبی دعاؤں نے دنیا کو عجیب نظارہ دکھایا کہ بڑے بڑے جبہ دار اور نہایت عظیم قبیلوں کے سردار اور طاقت و جبروت کی مالک عظیم الشان حکومتیں ان میں سے جو بھی اس نحیف و نزار کے سامنے آیا۔ یا تو وہ غلام در بنا دیا گیا یا صفحہ ہستی سے اس کا نشان مٹا دیا گیا الغرض تئیس سال کے مختصر عرصہ تک اس نے خدائے واحد کا گیت کچھ ایسی سریلی آواز میں گایا! کہ عرب کے شہر اور عرب کی وادیاں اور پہاڑ غرضیکہ عرب کے کونہ کونہ میں نعرہ ہائے تکبیر گونجنے لگے اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دعاؤں کے طفیل اور تبلیغ کے ذریعہ بڑے بڑے جاں نثار عطا کئے گئے جنہوں نے اطاعت اور فرمانبرداری کے بے نظیر نمونے دکھاتے صرف ایک چھوٹا سا واقعہ عرض کرتا ہوں

ایک دفعہ حضور مسجد نبوی میں تقریر فرما رہے تھے کہ حضور نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھڑے ہیں آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ مسجد نبوی سے کچھ فاصلے پر حضرت عبداللہ بن رواحہ تشریف لا رہے تھے جب یہ آواز ان کے کان میں پڑی آپ وہیں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کیا معلوم میں مسجد پہنچنے تک زندہ بھی رہوں یا نہ۔ اس طرح حضور کے ایک حکم کی تعمیل سے محروم رہنا میں برداشت نہیں کر سکتا اس میں ہمارے نوجوانوں کے لئے بڑا سبق ہے در حقیقت اطاعت اور قربانی کا یہی وہ نمونہ تھا جس نے حضور کے وصال کے اندر تھوڑے عرصہ میں اسلام کو سپین سے لے کر چین تک قائم کر دیا۔ دنیا نے دیکھا کہ مسلمان بیت المقدس کو خالی کر کے واپس آتے ہیں تو اہل شہر ان کی جدائی کی وجہ سے روتے ہیں محمد بن قاسم فاتح سندھ واپس آتا ہے تو اہل ملک جو مفتوح ہیں اس سے واپس نہ جانے کی درخواست کرتے ہیں

غلبہ اسلام کا مرکز آخر باہمی افتراق کی وجہ سے تباہ ہوا اور اسلام کا مرکز الٰہی حکمتوں کے تحت ہندوستان میں منتقل ہو گیا اگرچہ روحانی اقتدار مجروح ہو چکی تھی تاہم ظاہری غلبہ قائم تھا یہ غلبہ بھی اورنگ زیب کی وفات کے ساتھ زوال پذیر ہونا شروع ہوا یہ وہ وقت تھا جب کہ امت مسلمہ میں بڑی گھبراہٹ کے آثار نظر آتے تھے اور کئی شخصیتوں نے اپنے جان و مال، قوم و ملت کے لئے نثار کر دیئے یہی وہ زمانہ ہے جب حضرت سید احمد بریلوی ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو بمقام بالاکوٹ شہید ہوتے آپ کی وفات کے ساتھ معاونتِ اسلام کی یہ تحریک بھی ختم ہو گئی۔ آخر وہ وقت آ پہنچا جب کہ انگریزوں نے مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے رنگون بھیج دیا اور وہاں اس نے ۱۸۶۲ء میں وفات پائی اس وقت دینی و دنیاوی طور پر قوم ایک عظیم مصیبت میں مبتلا تھی کوئی پرسان حال نظر نہ آتا تھا سلطنت انگلشیہ کے اقتدار کے ساتھ عیسائیت بھی اسلام کو ختم کرنے کے لئے اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ نکل آئی۔ کمزوری۔ انتشار اور بے دینی کی گہری گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اور کسی کو کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کہ یکایک خدائے قادر و توانا نے اپنا وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پھر پورا کیا آسمان پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں نے پھر جوش مارا اور خدا نے کہا اے مسلمانو اب تمہاری شکستِ فتح میں تبدیل ہو گی اور تمہاری ساری مرادیں تمہیں عطا کی جائیں گی اور ہمیشہ کے لئے غلبہ عطا کیا جائے گا بہادر شاہ ظفر ۱۸۶۲ء میں وفات پاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ہوتی ہے گویا بہادر شاہ ظفر کی وفات کے وقت حضور ستائیس سال کی عمر کے تھے اور حضور مدافعت اسلام کا کام شروع کر چکے تھے اگرچہ یہ بدر اس وقت ہلال تھا مگر وقت آنے پر اس نے ساری دنیا کو چکا چوند کر دیا۔

حضور نے نہ صرف خود اپنی جان و مال اور عزت کو خدا کی راہ میں قربان کیا بلکہ خدمتِ دین کے لئے ایک جماعت کی بنیاد بھی رکھ دی۔ حضور نے فرمایا!:

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کیساتھ چڑھے گا جیسے کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اس راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی و مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے" (فتح اسلام ص ۱۸)

احباب کرام اب خدمتِ دین کا بگل بج چکا ہے اور اسلام کی فتح کی خوشخبری سنائی جا چکی ہے پس آئیے ہم محض خدا تعالیٰ کی خاطر نہ کسی دوسری غرض سے اپنے مالوں کو قربان کر دیں اپنی جانوں کو نثار کر دیں تا دنیا کو ایک دفعہ پھر چودہ سو سال قبل کے زمانہ کا نظارہ نظر آ جائے خدمت دین کا وہ اصولی اجمالی نقشہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے سامنے رکھا تھا اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوری تفصیل کیساتھ جماعت کے سامنے رکھ دیا ہے اور ہر طبقہ اور ہر حصہ کو کام کرنے کا الگ الگ میدان بھی مہیا فرما دیا ہے بزرگوں کے لئے مجلس انصار اللہ، نوجوانوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بچوں کے لئے اطفال الاحمدیہ مستورات کے لئے لجنہ اماء اللہ اور بچیوں کے لئے ناصرات الاحمدیہ کا قیام فرما دیا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے لئے خدمت کا موقعہ اور میدان نہیں ہے اس لئے میں خدمت سے محروم رہا۔ آج ہم میں سے ہر ایک کے لئے خدمت دین اسلام کا موقع موجود ہے شرط یہ ہے کہ مطالبات تحریک جدید پر عمل کیا جائے۔ اسی طرح حضور نے فرمایا کہ ہم سب ان امور کی پابندی کریں جو غلبہ اسلام کے لئے ضروری ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر سورۃ قریش کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

"آج کل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت سمجھتے ہیں کہ ذکر الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے حالانکہ مصلے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ و بالا کر دی اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے پس مصلے پر بیٹھنے کے معنے نکما پن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے ایسی مہارت پیدا ہو جاتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے اگر تین گھنٹے وہ ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو بے شک اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کام کرے گا جو باقی چوبیس گھنٹوں میں بھی نہ کر سکیں گے پس عبادت کی کثرت۔ تہجد اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کرو اور اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کر دو"

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود)

چوہدری سلطان احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی یاد میں

(از مکرم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب احمدیہ ڈسپنسری بیگوس (نائیجیریا))

الفضل کی ایک اشاعت سے مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھی انا للہ وانا الیہ راجعون

چوہدری صاحب مکرم بہت نیک انسان تھے سادہ خوش خلق ہنس مکھ۔ کتابی چہرہ گھنی داڑھی گٹھے جسم، درمیانہ قد اور اچھی صحت کے مالک تھے حلیم اور بردبار اور ہر ایک کے کام آنے والے بزرگ تھے ہمارے گھر سے ان کو بہت انس تھا یہ ان بزرگوں کے گروہ میں سے ایک تھے جنہیں مولوی فضل دین صاحب مرحوم و مغفور کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی توفیق ملی۔ کھاریاں کی جماعت ایسے لوگوں سے بھرپور تھی جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر دنیا کو ادنےٰ حیثیت دے رکھی تھی بہت آہستہ بولتے اور زبان کو قابو میں رکھتے تھے جھگڑے اور بحث و مباحثہ سے ان کو سروکار نہ تھا خدا تعالیٰ کی زمین پر فرشتوں کی طرح چلتے تھے یہ لوگ صحیح معنوں میں مسیح محمدی علیہ السلام کی بھیڑیں تھیں مستورات میں سے بھی ایک خاص طبقہ ان کے ساتھ تھا گھروں کے گھر اور محلوں کے محلے ان فرشتہ سیرت لوگوں سے آباد تھے جو اللہ تعالیٰ سے راہ و رسم رکھتے تھے اور نور ان کے چہروں سے ٹپکتا تھا۔ افسوس کہ اب یہ پاکباز گروہ آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے اور ان کی جگہ لینے والے اب خال خال ہی نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمت کی وسیع چادر پھیلا دے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے مجھے بھی اس بزرگ کے ساتھ بچپن اور جوانی کا کچھ حصہ گزارنے کا موقع ملا مجھ پر ان کی زندگی کے نقوش اب تک باقی ہیں حضرت مولوی فضل دین صاحب کے ایک پوتے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب شمالی نائیجیریا کے ایک مقام کونو میں ایک احمدیہ ڈسپنسری میں کام کر رہے ہیں ان کی صحت عموماً کمزور رہتی ہے ان کے لئے اور خاکسار کے لئے بھی دوست دعا کریں۔ (ڈاکٹر محمد یوسف شاہ۔ احمدیہ ڈسپنسری بیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ)

ہفتہ شجر کاری اور مجالس انصار اللہ

محکمہ جنگلات مغربی پاکستان کی طرف سے ۱۳ر اگست سے ۱۹ اگست تک ہفتہ شجر کاری منایا جا رہا ہے اس دوران میں قلمیں اور پودے مفت تقسیم کئے جائیں گے اور کچھ حصہ برائے نام قیمت پر فروخت بھی کیا جائے گا لہٰذا جملہ اراکین مجلس انصار اللہ سے میری استدعا ہے کہ وہ اس ہفتہ سے پورا پورا استفادہ حاصل کرنے کی سعی فرما کر ایک بہت بڑی قومی اور ملی خدمت بجا لائیں اور ثواب حاصل کریں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

موجودہ پتہ درکار ہے

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب موصی ۱۵۱۴۵ ولد چوہدری نیاز محمد خانصاحب کی وصیت کے بارے میں خط و کتابت کرنے کے لئے ان کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے اگر موصی صاحب یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری بھابھی محترمہ بھاگ بھری صاحبہ اہلیہ رائے اللہ بخش صاحب بھٹی بنت رائے ہتہ خان صاحب بھٹی سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ مورخہ ۲۴ر جولائی ۶۲ء بروز منگل بوقت ۸ بجے رات کو ۲۳ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان کی روح رواں تھیں۔ سلیقہ شعاری حسن تدبیر حسن سیرت اور توکل علی اللہ ان کی نمایاں صفات تھیں۔ سول ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج تھیں۔ جب ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تو ہم انہیں لے کر گاڑی میں سوار ہوئے گاڑی ہنڈیوالی سے آگے گزری تو مرحومہ خدا کو پیاری ہو گئیں اور اسٹیشن شاہ نکدر سے مرحومہ کو اتار لیا اور جھنڈا میں جہاں ان کا گھر تھا لے آئے ۲۵ر جولائی بوقت ۸ بجے صبح کو مرحومہ کا جنازہ پڑھا گیا اور نعش سپرد خاک کی گئی مرحومہ نے ایک بیٹا عمر ۳ سال اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور بچے کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

(زینب بی بی۔ صدر لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان جھنگ)

۲۔ میرے والد بزرگوار مرزا محمد خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انجینئر آف عراق مورخہ ۳۱ر جولائی کو ایک طویل بیماری کے بعد اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے آمین ثم آمین۔ (خاکسار لطیف احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

احباب سلسلہ کے فائدے کی تجویز
"امانت فنڈ تحریک جدید"

بعض دوست اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں کہ جب وہ کسی خاص عمر کو پہنچ جائیں یا کوئی خاص امتحان پاس کر لیں تو آئندہ تعلیم کے لئے ان کو کوئی رقم ماہوار یا یکمشت خرچ کے لئے دیجائے اسی طرح بعض دوست مکان بنوانے یا شادی وغیرہ کے اخراجات کے لئے رقم جمع کرتے ہیں جو آئندہ ضرورت کے وقت خرچ کی جا سکے۔ ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے "امانت تحریک جدید" میں انتظام کیا گیا ہے کہ وہ یکمشت یا ماہوار کوئی رقم امانت تحریک جدید جمع کرتے رہیں اور جب چاہیں یکمشت یا باقساط واپس لے لیں یا ان کی ہدایت کے مطابق دفتر امانت تحریک جدید ادا کرتا رہے۔ امید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں!

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

ادائیگی چندہ وقف جدید سال پنجم

احباب کرام جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا وعدہ چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے ان کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیاوی ترقیوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

نام	روپے
میاں اللہ رکھا صاحب لقا پور ضلع گوجرانوالہ	۶-۰۰
ازگام احمد صاحب کھاد فیکٹری ملتان	۶-۰۰
شہباز خاں صاحب 〃 〃	۱۰-۰۰
عثمان درک صاحب 〃 〃	۶-۵۰
میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ	۱۲-۰۰
امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ	۶-۵۰
مظفر احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ	۷-۷۵
منشی سبحان علی صاحب مرحوم 〃 〃	۷-۱۹
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد حسین صاحب سلطان پورہ لاہور	۶-۲۵
چوہدری خدا بخش صاحب 〃 〃	۶-۱۲
محمد جمیل صاحب 〃 〃	۷-۲۵
امۃ الرشید طاہرہ صاحبہ 〃 〃	۶-۸۲
چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن 〃	۵۰-۰۰
بشیر احمد صاحب چنیوٹ	۱۰-۰۰
مس سعیدہ بیگم حبیب اللہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ	۱۰-۰۰
عمر الدین صاحب چہور کاہلواں ضلع سیالکوٹ	۶-۰۰
چوہدری محمد اسلم صاحب معہ اہلیہ دھجگیان 〃	۳۰-۰۰
چوہدری عبد الخالق صاحب سیکرٹری مال چک ۲۷۶ گکھووال	۶-۰۰
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار عبد اللطیف صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ	۶-۰۰
ناصرہ ز صاحبہ اہلیہ سلیم احمد صاحب دار الرحمت شرقی	۸-۰۰
ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ منیجر محمد حنیف صاحب ڈیری فارم ربوہ	۶-۰۰
جنت بی بی صاحبہ اہلیہ قادری محمد امین صاحب ربوہ	۶-۰۰
غلام سرور صاحب خانیوال	۶-۰۰
چوہدری عنایت علی صاحب کھاریاں	۶-۰۰
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم لاہور	۶-۳۱
جماعت احمدیہ کراچی شہر	۹۸-۸۷
لجنہ اماء اللہ 〃	۵۴-۲۵
شیخ محمد داؤد احمد صاحب حیدر آباد سندھ	۶-۸۷
چوہدری مبشر احمد صاحب میر آباد 〃	۶-۵۰
بیگم صاحبہ میر نور احمد صاحب ٹالپور معہ عیال 〃	۲۰-۰۰
مرزا مبارک احمد صاحب حیدر آباد 〃	۳۰-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۷-۰۰
خان فضل الرحمن خاں صاحب 〃 〃	۳۵-۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب 〃 〃	۱۶-۰۰
مشتاق احمد صاحب 〃 〃	۷-۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب معہ اہل و عیال کھیوہ باجوہ	۶-۰۰
چوہدری عمر خاں صاحب چک ج ب ۲۷۶ گکھووال	۶-۰۰
چراغ دین صاحب نمبردار	۶-۲۰
مولوی عبد الرحمن صاحب ٹیچر 〃	۱۰-۰۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب محمد دین صاحب 〃	۶-۱۲
چوہدری اسماعیل صاحب چک ج ب ۲۷۶ گکھووال	۶-۱۲
〃 عبد الرحمن صاحب پشاور	۶-۰۰
محمد حسین صاحب پھیری والے 〃	۷-۶۲
رضیہ بیگم صاحبہ 〃	۷-۰۰
حکیم عبد الرحمن صاحب سٹور کوٹ	۶-۷۵
محمد سلیمان صاحب 〃	۶-۷۵
منشی محمد ابراہیم 〃	۱۲-۷۵
میاں محمد بخش صاحب لقا پور ضلع گوجرانوالہ	۶-۰۰
میاں محمد عبد اللہ صاحب 〃 〃	۶-۰۰
ملک مختار احمد صاحب مصری شاہ لاہور	۸-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	۷-۰۰
بشیر احمد صاحب گل چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ	۸-۷۵
دین محمد صاحب 〃 〃 〃	۶-۳۷
چوہدری ہاشم علی صاحب چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا	۶-۰۰
غلام حیدر صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	۶-۰۰
راجہ ولایت خاں صاحب چک ۵ ضلع منٹگمری	۶-۲۵
شریف الدین احمد صاحب اتھالی ضلع کشتیا 〃	۶-۰۰
شیخ مختار احمد صاحب ناتھن شاہ ضلع دادو	۲۴-۰۰
منیر احمد صاحب راجپوت ورکس لاہور	۷-۰۰
عبد الحمید صاحب سیکرٹری مال نارووال (بلا تفصیل)	۲۸-۵۰
بشیر الدین صاحب کمال بہاول پور شہر	۶-۵۰
غلام احمد صاحب سیکرٹری مال بہاول پور شہر (بلا تفصیل)	۳۳-۵۰
سائیں داد صاحب ریلوے اسٹیشن ربوہ	۶-۰۰
عبد الرب صاحب فضل عمر ہوسٹل 〃	۶-۰۰
رفیق احمد صاحب 〃 〃	۶-۰۰
کرامت الرحمن صاحب 〃 〃 〃	۸-۰۰
محمود احمد صاحب 〃 〃 〃	۶-۰۰
عابد علی صاحب عابد 〃 〃	۶-۰۰
محمد سلیم صاحب مجاہد معلم وقف جدید	۵۰-۰۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کوئٹہ	۶-۰۰
مستری جلال الدین صاحب کوئٹہ	۲۴-۰۰
چوہدری محمد حفیظ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۶-۵۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	۶-۵۰
ابو سعید صاحب 〃	۱۰-۰۰
فنانشل سیکرٹری انجمن احمدیہ چٹاگانگ (بلا تفصیل)	۳۰-۷۵
راجہ فضل احمد صاحب محمود آباد ضلع جہلم	۶-۲۱
راجہ نثار احمد صاحب 〃 〃	۶-۰۰
شریف احمد صاحب نواب شاہ سندھ	۷-۷۵
حکیم مبارک احمد صاحب لاہور	۱۰-۰۰
علی محمد صاحب لقا پور ضلع گوجرانوالہ	۶-۰۰

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم عطاء اللہ کلیم مبلغ انچارج غانا مغربی افریقہ سالٹ پانڈ میں شدید بیمار ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب سے انکی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سراج الدین سابق درویش قادیان سیکرٹری ایریا ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفصل تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۹۰:۔ میں صابرہ بیگم زوجہ چوہدری فیروز خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر اندازاً چالیس برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ۲۔ زیور طلائی صرف کانٹے وزن ۱½ تولہ جس کی قیمت مبلغ ۱۰۴/- روپے بنتی ہے۔ اسکے علاوہ فی الحال میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامتہ:۔ صابرہ بیگم زوجہ چوہدری فیروز خانصاحب چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:۔ فیروز خان خاوند موصیہ۔ چک ۱۶۸ مراد

نمبر ۱۶۳۹۳:۔ میں نواب بیگم زوجہ چوہدری احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ... ساکن ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۰-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ۲۔ زیور طلائی صرف ڈنڈیاں دو عدد وزن ۱½ تولہ جسکی قیمت ۱۴۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ فی الحال میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد داخل یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ نواب بیگم زوجہ چوہدری احمد خان صاحب چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ چوہدری احمد خان خاوند موصیہ چک ۱۶۸ مراد۔

نمبر ۱۶۴۰۴:۔ میں رضیہ بیگم ولد چوہدری احمد خان صاحب زوجہ شہباز خان صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر اندازاً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ ۲۴۰۰/- روپیہ ۲۔ زیور طلائی ۱۔ چوڑیاں دو عدد وزن تین تولہ قیمت ۲۴۰/- ۲۔ کانٹے دو عدد وزن دو تولہ قیمت ۲۰۰/- ۳۔ مندری وزن تین ماشہ قیمت ۱۴/- کل میزان مبلغ ۱۰۰۰/- روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الامتہ:۔ رضیہ بیگم زوجہ چوہدری شہباز خانصاحب چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ تحصیل چشتیاں

ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ خاکسار فیض احمد انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۳۱۱:۔ میں عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر اندازاً پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔

۱۔ ایک عدد گلو بند طلائی وزنی اندازاً چار تولہ

۲۔ گھڑی چوڑی طلائی وزنی اندازاً ۱½ تولہ

۳۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی اندازاً ایک تولہ

۴۔ چار عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی اندازاً ایک تولہ

قیمت زیور اندازاً ایک ہزار روپیہ کل میزان مع حق مہر دو ہزار روپیہ

جو میری ملکیت ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الامتہ:۔ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب ساکن چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ دکاتب الحروف۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۴۲۹:۔ میں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری اللہ دتا صاحب قوم راجپوت پیشہ × عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸ ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بعوض ۱۰۰۰ روپے جس نے وصول کر لیا ہے زیور طلائی ۱۔ گلوبند ایک عدد ۴½ تولہ جسکی قیمت ۴۵۰/- ہے ۲۔ کانٹے دو عدد وزن ½ ۱ تولہ کی قیمت ۱۴۰/- ہے ۳۔ دو عدد مندری وزن ۱ تولہ قیمت ۱۴/- ہے۔ ایک عدد مندری وزن تین ماشہ ۱۴/- ہے۔ اس تمام زیور طلائی ۴ کی قیمت ۵/۰۵-۹۰ روپے بنتی ہے۔ جو کہ میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ بشریٰ بیگم زوجہ اللہ دتا صاحب چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کرنے والا گروپ

ایک نئی پارٹی بنائے گا

لاہور ۷ راگست۔ جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کرنے والے گروپ نے جس کے سربراہ مولانا امین احسن اصلاحی ہیں ایک دینی اور سیاسی پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا فیصلہ گروپ کے حالیہ اجلاس منعقدہ لاہور میں کیا گیا۔

اس پندرھواڑہ میں گروپ کی طرف سے ایک کنونشن بھی منعقد کی جارہی ہے جس میں پچاس کے قریب کارکن شرکت کریں گے اس میں مجوزہ پارٹی کا دستور مرتب کیا جائے گا۔

یہ پارٹی انتخابات میں اپنے نمائندے نہیں کھڑے کرے گی۔ بلکہ پراپیگنڈا کے ذریعہ مناسب امیدواروں کی حمایت کی جائیگی۔ پارٹی مختلف مسائل سے متعلق اسلامی نظریات کی ترویج و اشاعت کو اپنا مطمح نظر بنائے گی۔

جن لوگوں نے گروپ کی گذشتہ میٹنگ میں شرکت کی ان میں مولانا مودودی کے سابق دست راست مولانا امین احسن اصلاحی کے علاوہ عبدالجبار غازی، عبدالجبار حسن اور شیخ سلطان احمد شامل تھے۔ یہ چاروں مختلف مواقع پر ماضی میں امیر جماعت اسلامی کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔

اس گروپ نے مارشل لا کے نفاذ سے قبل امیر جماعت اسلامی کے ساتھ پالیسی سے متعلق اختلافات کی بناء پر جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کی تھی۔

"بھارت پاکستان سے دشمنی کی پالیسی پر گامزن ہے"

"بھارتی لیڈروں کو بالآخر پاکستان سے دوستی کی اہمیت کا احساس کرنا پڑے گا"۔ (صدر ایوب)

کراچی ۶ر اگست۔ صدر محمد ایوب خان نے کل کراچی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات پر سخت افسوس ہے کہ بھارت نے اپنی پالیسی پاکستان سے دشمنی کی بنیاد پر بنائی ہے اور پنڈت نہرو کشمیر میں رائے شماری کرانے کے وعدہ سے منحرف ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان نے امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور وہ اس وقت کا انتظار کر رہا ہے جب بھارتی لیڈروں کو اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ بھارت کی ترقی اور خوشحالی کا انحصار پاکستان سے دوستی پر ہے۔

آپ نے کہا کہ پاکستان صبر سے اس وقت کا انتظار کرے گا جب بھارت میں ایسی قیادت برسر اقتدار آجائے گی جسے پاکستان سے خوشگوار اور دوستانہ تعلقات کی اہمیت کا پورا احساس ہوگا۔ اور جو اس بات کو پیش نظر رکھے گی کہ خود بھارت کا فائدہ پاکستان سے دوستی میں مضمر ہے۔

صدر ایوب نے قوم کو تلقین کی کہ وہ غیر جذباتی انداز میں تمام مسائل کا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں اور ہر مسئلہ کے اچھے اور برے پہلوؤں کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کریں کہ انہیں کیا موقف اختیار کرنا چاہئیے۔ آپ نے اسلامی نظریہ کی بنیاد پر اتحاد۔۔۔ کی ضرورت پر زور دیا تاکہ پاکستانی عوام متحد ہو کر ترقی کی منزل کی طرف بڑھتے جائیں۔

صدر ایوب نے عوام کو متنبہ کیا کہ وہ نعروں کے فریب میں نہ آئیں۔ صدر ایوب نے ۴۵ منٹ تک کراچی میں پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ملک کے مختلف مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

(بقیہ صفحہ اول)

ایف۔ اے۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ اسلامیات۔ اقتصادیات۔ ریاضی۔ فلسفہ۔ تاریخ سوکس۔

پرسکون ماحول۔ اعلیٰ تعلیمی فضا۔ بہترین سامان سے مزین تجربہ گاہیں۔ ہمدرد اور قابل سٹاف۔ بہترین نظم و ضبط۔ اعلیٰ نتائج۔ سادہ اور کم خرچ رہائش۔ داخلہ بلا امتیاز مذہب و ملت۔

پراسپکٹس دفتر سے طلب فرمائیے۔ داخلہ کے وقت مصدقہ پروویژنل سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ہمراہ پیش کریں۔

ہر کلاس میں داخلہ کے لئے کافی گنجائش ہے ایسے طالب علم جو میٹرک میں ۶۵ فیصدی نمبر حاصل کریں۔ اور وظیفہ کی حد سے نیچے ہوں ان کو سالم ٹیوشن فیس کی رعایت بطور حق دی جاتی ہے +

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

"سرگودھا میں احمدیہ مسجد کی تعمیر عبوری عرصہ کے لئے نہ روکی جائے"

ہائی کورٹ کی طرف سے صوبائی حکومت اور ڈپٹی کمشنر کو نوٹس جاری کرنے کا حکم

لاہور ۴ر ——— مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کے مسٹر جسٹس بشیر الدین احمد نے پچھلے دنوں حکم دیا ہے کہ نیو سول لائنز سرگودھا کے علاقہ میں جماعت احمدیہ سرگودھا کی مسجد کی تعمیر عبوری عرصہ کے لئے نہ روکی جائے۔ آپ نے اس سلسلہ میں حکومت مغربی پاکستان اور ڈپٹی کمشنر سرگودھا کے نام نوٹس جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

فاضل جج نے یہ حکم جماعت احمدیہ سرگودھا کے امیر مرزا عبد الحق صاحب کی طرف سے دائر کردہ رٹ درخواست پر جاری کیا ہے جو نئے آئین کے آرٹیکل ۹۸ (۲) کے تحت ہائی کورٹ میں پیش کی گئی تھی۔ رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ کافی عرصہ پیشتر جماعت احمدیہ نے ضلعی حکام سے مسجد کی تعمیر کے لئے سرکاری اراضی خریدنے کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ طویل خط و کتابت کے بعد کمشنر سرگودھا ڈویژن نے باقاعدہ معاہدہ کے تحت جماعت احمدیہ کے ہاتھ چار کنال رقبہ اراضی کی فروخت کی اجازت دے دی۔ ایک بیعنامہ سب رجسٹرار سرگودھا کے پاس رجسٹری کرایا گیا۔ محکمہ مال کے حکام نے اس کی توثیق کی اور ایک شخص محمد بشیر کو جو مذکورہ اراضی کا پٹہ دار تھا آٹھ سو روپے بطور معاوضہ دے کر باقاعدہ قبضہ حاصل کر لیا گیا۔ اراضی پر قبضہ کرانے کے بعد گزشتہ دو ماہ سے نمازوں کی ادائیگی اور مسجد کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا۔ پکی چار دیواری تعمیر کرنے کے علاوہ چبوترہ بنایا گیا اور اس پر محراب تعمیر کی گئی۔

درخواست دہندہ کے بیان کے مطابق انہیں اچانک ۲۲ر جولائی کو ڈپٹی کمشنر سرگودھا کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی جس میں کہا گیا تھا کہ صوبائی حکومت نے بیعنامہ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے اراضی کا قبضہ چھوڑ دیا جائے۔

درخواست دہندہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کا حکم خلاف قانون، بلا اختیار، غلط، کالعدم اور آئین کی خلاف ورزی کے مترادف ہے کیونکہ ڈپٹی کمشنر سرگودھا کو سرکاری اراضی کے قانون مجریہ ۱۹۱۲ء کے تحت اراضی فروخت کرنے اور درخواست دہندہ کو مالکانہ حقوق تفویض کرنے کے بعد اسے منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ حکومت کو صرف اسی صورت میں زمین پر دوبارہ قبضہ کرنے کا حق حاصل ہے جبکہ فروخت کی تکمیل کے بعد اس میں کوئی کمی نکل آئے یا معاہدہ بیعنامہ کی واضح شرائط کی خلاف ورزی ہو اس لئے ڈپٹی کمشنر سرگودھا کا حکم آئین کی صریحاً خلاف ورزی کی حیثیت رکھتا ہے جس کے تحت ہر شہری کو کوئی رقبہ اراضی حاصل کرنے، اسے اپنے قبضہ میں رکھنے اور اپنے عقائد کے مطابق زندگی بسر کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔

درخواست دہندہ نے عدالت عالیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ انہیں اپنے اقدام کو عملی جامہ پہنانے، مسجد کو نقصان پہنچانے اور اس کی مزید تعمیر اور تکمیل اور نماز کی ادائیگی میں مخل ہونے سے باز رہنے کا حکم دے۔

فاضل جج نے اپنے حکم میں ڈپٹی کمشنر سرگودھا سے دلو رپٹ طلب کرنے کی ہدایت جاری کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ہائی کورٹ کے روبرو پیش کی گئی تصویروں سے مترشح ہوتا ہے کہ مسجد کی تعمیر جزوی طور پر ہو چکی ہے اس لئے میرے خیال میں عارضی حکم امتناعی کے اجراء کے لئے معقول وجہ موجود ہے۔

درخواست دعا

مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب ابن مکرم ملک محمد صادق صاحب ایک جنازہ کے ساتھ رات کے وقت قبرستان جا رہے تھے کہ راستہ میں سانپ نے ڈس لیا۔ آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب سے عموماً اور درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید دار الرحمت وسطی ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل زون ورکس کے لئے برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء سال مختتمہ ۳۰۔ جون ۱۹۶۳ء ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر معہ پرسنٹیج ریٹ تمام لیبر اور میٹریل ریٹس پر سر بمہر ٹنڈرز زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بہ ادائیگی ایک روپیہ ۱۵ر اگست ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے جو اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت معہ ٹنڈر پریمیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا۔
	سب ڈویژن نمبر ۳ - لاہور ورکس زون نمبر ۴ - ۱۵۷ الف نمبر ۲ لاہور اور ۱۵۷ A / بدوملہی کے سیکشن میں	۹۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے

۲۔ صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ٹنڈر دیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں وہ اپنے نام ۱۵ر اگست ۱۹۶۲ء سے پیشتر رجسٹر کرالیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف ترمیم شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ والے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۱۵ر اگست ۱۹۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں ٹھیکیداروں کو ریٹ پورے ہندسوں میں دینے چاہئیں۔ آنے پائیوں میں دئے ہوئے ریٹ مسترد کر دئے جائیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴